باغِ فَدک پر تحقیقی شر 48

یا ربَّ العٰلمین جل جلالُکَ　　یا رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ علیک وسلم

سیدہ زاہرہ طیبہ طاہرہ　　جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

حق چار یار

باغِ فدک پر تحقیقی شرعی فتویٰ

اہلسنت و جماعت کا نظریہ اور روافض و خوارج کا ردّ بلیغ

تحقیق وتحریر

شیخ الحدیث محقق العصر پیر

مفتی جمیل احمد صدیقی

مہتمم جامعہ نبویہ مطلوبیہ فیض العلوم نین شریف منڈی بہاؤالدین

فہرست عنوانات

48باغِ فَدک پر تحقیقی شر

48باغِ فدک پر تحقیقی شر

☆☆☆

اشاعت اول: اگست 2020ء تعداد : 1100

رابطہ نمبر 0324-4745162 -- 0343-1688737

48باغِ فَدک پر تحقیقی شر

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صَلَّی اللہ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم

سیّدہ طیّبہ طاہرہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ عَلٰی ابیہا و علیہا بضعۃ الرسول، سیّدۃُ نسأ اھل الجنۃ، سیّدۃُ نسأ المومنین سیّدۃ نسأ العالمٰمین و ارثۂ رداء تطہیر، مصداقِ اول مؤدۃ فی القربی ہیں۔

علماء اعلام آئمۂ اہل سنت و جماعت کی تصریحات کے مطابق حضور نبیٔ مکرم ﷺ کی عزت وعظمت کا مقامِ بلند یہ ہے کہ قبرِ مطہر کا وہ حصّہ جو جسمِ منوّر کی تابش سے مُستنیر ہے اور مِلا ہوا ہے وہ تمام روئے زمین سے عزت وعظمت والا ہے۔ حتیٰ کہ کعبۂ معظّمہ سے بھی افضل ہے (امام ابوالولید باجیؒ، ابن عساکرؒ، قاضی عیاضؒ، علامہ زرقانیؒ، علامہ شامیؒ، مُلّا علی قاریؒ) زمین کے حصّے کا جسمِ منوّر سے مِلنا اسے کعبۂ معظّمہ سے شرف بخش دیتا ہے تو سیّدہ جو بضعۂ رسول فلذۃ کبدِ خیر الانبیاء ہیں اِن کے شرف ومجد عزت و مقام کا اندازہ کون کرسکتا ہے۔ جسمِ منوّر کا حقیقی جزءٗ اور خون ہیں۔ احادیثِ شریفہ میں صراحت موجود ہے کہ سیّدہ پاک کی عزت نبیٔ مکرم علیہ السلام کی عزت، سیّدہ پاک کو اذیت نبیٔ مکرم علیہ السلام کو اذیت ہے۔ اِسی لیے امام یحییٰ بن شرف نوویؒ نے شرح مسلم میں توضیح فرمائی۔

48باغِ فَدک پر تحقیقی شر

قال العلماء فی ھذا الحدیث تحریم ایذاء النبی ﷺ لکل حال و علیٰ کل وجه و ان تولد ذالک الایذاء مما کان اصلاً مباحا

علماء نے کہا ہے اِس حدیث میں یہ حقیقت ہے کہ کوئی بھی حال ہو نبیٔ اکرم ﷺ کو ایذاء دینا حرام ہے چاہے کسی شکل میں ہو اگرچہ کسی مباح فعل سے ہی اس کا ظہور ہو۔

حال ہی میں لاہور سے ایک شقی بدبخت شخص نے باغِ فدک کی بحث کرتے ہوئے سیّدہ پاک کے بارے میں استخفاف و اہانت کا ارتکاب کیا اور فساد فی الارض کا مرتکب ہوا۔

محقق العصر مفتی شیخ الحدیث محمد جمیل احمد صدیقی مدظلہ نے اس شقی کا نہ صرف مدّلل ردّ کیا بلکہ اِس کے خفیف الفاظ کا تعین کرتے ہوئے اس کو ضال مضّل خارج از اہلسنت قرار دیا۔ آئندہ صفحات میں دلائل اور استدلال کا رنگ دیکھ لیجئے اور ایمان کی تازگی کا سامان کیجئے۔

عزیزم شیخ محمد محسن ولد شیخ عبدالستار (مرحوم) نیابازار جہلم نے طباعت کی سعادت حاصل کی اللہ تعالیٰ جل شانہ جزاء خیر عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

الراجی الی رحمۃ ربه المنان

السیّد محمد عرفان غفرله الرحمن الی یوم المیزان

دارالعرفان سبزہ زار لاہور

24-8-2020

قابل توجہ گزارشات

نمبر1:۔ یہ تحریر ''باغ فدک پر ''تحقیقی شرعی فتویٰ'' کے اسم سے موسوم کی گئی ہے۔

نمبر2:۔ اس تحریر میں مذہب اہلسنت کا نظریہ بیان کیا گیا ہے۔

نمبر3:۔ اس تحریر میں باغ فدک پر روافض کے نظریے کا رد کیا گیا ہے۔

نمبر4:۔ اس تحریر میں باغ فدک پر خوارج کے نظریے اور ایک مخصوص خارجیانہ کلام کا رد کیا گیا ہے۔

نمبر5:۔ اہلسنت کا عقیدہ عصمت یہ ہے کہ بشری صورت میں صرف انبیاء کرام علیہم السلام معصوم ہیں۔

نمبر6:۔ اس تحریر میں عصمت کے عقیدہ پر بحث نہیں کی گئی ہے۔

نمبر7:۔ عقیدہ عصمت اور مسئلہ خطا پر الگ بحث کی جائے گی انشاءاللہ

نمبر8:۔ قارئین اس تحریر کو باغ فدک پر اہلسنت و جماعت کے نظریے اور روافض و خواج کے رد کے تناظر میں پڑھیں۔

خادم عزت رسول وعزت آل واصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مفتی جمیل احمد صدیقی غفرلہٗ القوی
خادم تدریس وافتا جامعہ نبویہ مطلوبیہ فیض العلوم نین شریف
منڈی بہاؤالدین 0343-1688737

باغ فدک میں
اہلسنت وجماعت کا نظریہ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ الطَّاھِرِیْنَ اَمَّابَعْدُ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

معزز قارئین باغ فدک یہود بنی نضیر کے اموال میں سے تھا اللہ تعالیٰ نے بغیر جنگ کے صلح کے طور پر حضور سید عالم ﷺ کو عطا فرمایا۔

باغ فدک کا حصول کیسے ہوا

چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

وَمَآ اَفَآءَ اللّٰہُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مِنْھُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَیْہِ مِنْ خَیْلٍ وَّلَا رِکَابٍ وَّلٰکِنَّ اللّٰہَ یُسَلِّطُ رُسُلَہٗ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ۔ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (سورۃ الحشر پارہ نمبر 28)

اور جو غنیمت دلائی اللہ نے اپنے رسول کو ان سے تو تم نے ان پر نہ اپنے گھوڑے دوڑائے تھے اور نہ اُونٹ ہاں اللہ اپنے رسولوں کے قابو میں دے دیتا ہے جسے چاہے اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ (کنزالایمان)

48باغِ فَدک پر تحقیقی شر

قرآن مجید نے واضح طور پر بتا دیا کہ باغ فدک مال فیٔ ہے تفسیر مظہری میں ہے:

وَ اَیْضًا فِیْ الصَّحِیْحَیْنِ عَنْ عُمَرَ قَالَ کَانَتْ اَمْوَالُ بَنِیْ نَضِیْرٍ مِمَّا اَفَائَ اللّٰہُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مَالَمْ یُوْجِفُ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَیْہِ بَخِیْلٍ وَّ لَارِکَابٍ وَّ کَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خَاصَّۃً یُنْفِقُ عَلٰی اَھْلِہٖ نَفْقَۃَ سَنَتِھِمْ ثُمَّ یَجْعَلُ مَابَقِیَ فِیْ السَّلَاحِ وَالْکُرَاعِ عِدَۃً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

(تفسیر مظہری جلدنمبر 9 سورۃ الحشر صفحہ نمبر 238)

مفسر قرآن قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صحیحین میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بنی نضیر کے اموال اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمائے مسلمانوں نے اس پر گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے (یعنی جنگ سے حاصل نہیں ہوئے) تو یہ اموال خاص حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تصرف میں تھے آپ ان سے اپنے اہل بیت کو سال بھر کا خرچہ دیتے جو بچ جاتا اس سے جہاد فی سبیل اللہ کے لیے ہتھیار اور جانور وغیرہ کے لیے صرف فرمادیتے۔

باغ فدک کے مصارف

اس سے اگلی آیہ کریمہ میں ارشاد ہوتا ہے کہ اس مال فیٔ کے مصارف کیا ہیں:

قرآن مجید میں ہے:

مَآ اَفَآئَ اللّٰہُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مِنْ اَھْلِ الْقُرٰی فَلِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی

الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ کَیْ لَایَکُوْنَ دُوْلَۃً بَیْنَ الْاَغْنِیَاءِ مِنْکُمْ۔ (سورۃ الحشر پارہ نمبر 28)

جو غنیمت دلائی اللہ نے اپنے رسول کو شہر والوں سے وہ اللہ اور رسول کی ہے اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لیے کہ تمہارے اغنیاء کا مال نہ ہو جائے۔ (کنز الایمان)

مفسر قرآن قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

یَعْنِیْ لَایَکُوْنُ مَایَتَنَاوَلُہُ الْاَغْنِیَاءُ بَیْنَھُمْ دُوْنَ الْفُقَرَاءِ کَمَا کَانَ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ بَلْ جَعَلَ اللہُ لِرَسُوْلِہٖ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَنْ یُقَسِّمَہٗ عَلٰی مَایَرَاہُ مَصْلِحَۃً فِیْمَا اُمِرَ بِہٖ۔

(تفسیر مظہری جلد نمبر 9 سورۃ الحشر صفحہ نمبر 239)

یعنی ایسا نہ ہو کہ اغنیاء یہ مال آپس میں تقسیم کر لیں اور فقراء محروم رہ جائیں جیسا کہ جاہلیت میں تھا بلکہ اللہ تعالیٰ نے یہ مال خاص اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمایا جہاں آپ چاہیں تقسیم فرمائیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم فرمایا ہے۔

دیگر تفاسیر میں بھی یہ مضمون مذکور ہوا ہے ان کی عبارات وتشریحات بوجہ طوالت چھوڑ ی گئی ہیں۔

قرآنی آیات اور تفسیر سے یہ بات پوری طرح واضح ہو گئی ہے کہ باغ فدک مال فئی ہے مال وقف ہے، مال صدقہ ہے اور یہ خاص حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تصرف میں تھا آپ نے اپنی حیات مبارکہ میں اس کے اندر مال وقف کے طور پر تصرف فرمایا اور اس سے اہل بیت کرام، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں اور مجاہدین کی پرورش و تیاری فرمائی آپ

48باغِ فَدک پر تحقیقی شر

کے وصال مبارک تک آپ کا یہ معمول مبارک رہا۔

حضور سید عالم ﷺ نے کسی کو بھی ملکیت کے طور پر یہ مال نہیں عطا فرمایا ورنہ اس پر یہ بحث نہ ہوتی۔

معزز قارئین اب ہم اس بات کی طرف آتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ کے وصال مبارک کے بعد اس مال یعنی باغ فدک کے بارے میں کیا معاملہ پیش آیا پڑھئے۔

وصال نبوی کے بعد باغ فدک کا معاملہ

حضرت عباس وفاطمہ رضی اللہ عنہما کا وراثت طلب کرنا

حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللہِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ھِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ فَاطِمَۃَ وَالْعَبَاسَ اَتَیَا اَبَابَکْرٍ یَلْتَمِسَانِ مِیْرَاثَھُمَا مِنْ رَسُوْلِ اللہِ ﷺ وَھُمَا یَوْمَئِذٍ یَطْلُبَانِ اَرْضَیْھِمَا مِنْ فَدَکٍ، وَسَھْمَہٗ مِنْ خَیْبَرَ فَقَالَ لَھُمَا اَبُوْبَکْرٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ ﷺ یَقُوْلُ لَانُوْرَثُ مَاتَرَکْنَا صَدَقَۃٌ اِنَّمَا یَأْکُلُ اٰلُ مُحَمَّدٍ مِنْ ھٰذَا الْمَالِ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ وَاللہِ لَااَدَعُ اَمْرًا رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللہِ ﷺ یَصْنَعُہٗ فِیْہِ اِلَّا صَنَعْتُہٗ قَالَ فَھَجَرَتْہُ فَاطِمَۃُ فَلَمْ تُکَلِّمْہُ حَتّٰی مَاتَتْ۔

(صحیح بخاری جلد نمبر 2 صفحہ 96-995 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت سیدہ فاطمہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما (وصال مبارک کے بعد) حضرت

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور حضور سید عالم ﷺ کے مال سے اپنی وراثت طلب کرنے لگے۔ اور وہ دونوں اس وقت فدک کی زمین اور خیبر سے حصہ طلب کرنے لگے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرما رہے تھے ''ہمارے (یعنی انبیاء کے) وارث نہیں بنائے جاتے جو چھوڑیں صدقہ ہے''۔ بیشک آل محمد اس مال سے کھائے گی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم میں اس امر کو نہیں چھوڑوں گا جسے میں نے رسول اللہ ﷺ کو کرتے دیکھا ہے مگر اسے ہی کروں گا راوی کہتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا اور آپ سے کلام نہ فرمایا حتی کہ آپ کی وفات ہوگئی۔

باغ فدک کے حوالے سے احادیث صحیح بخاری میں صفحہ نمبر 436، 575، 1085،806،609 وغیرہا پر کچھ تغیر کے ساتھ مذکور ہیں بعض میں غَضِبَتْ، هَجَرَتْهُ، لَمْ تُكَلِّمْهُ کے الفاظ مذکور ہیں اور بعض میں مذکور نہیں ہیں ایسے ہی صحیح مسلم صفحہ نمبر 90،89، 91، وغیرہا پر بھی یہ احادیث اسی طرح کے تغیر کے ساتھ مذکور ہیں دیگر کتب حدیث جیسے جامع ترمذی سنن ابی داؤد وغیرہا میں بھی مذکور ہیں۔

بعض احادیث میں خلافت فاروق اعظم میں حضرت علی و عباس رضی اللہ عنہا کے جھگڑنے کا بھی ذکر ہے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے باہم سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا مکالمہ بھی مذکور ہے۔

ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کا وراثت طلب کرنا

حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَن مَالِكٍ عَنْ اِبْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَزْوَاجَ النَّبِیِّ ﷺ حِیْنَ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَرَدْنَ اَنْ یَبْعَثْنَ عُثْمٰنَ اِلٰی اَبِیْ بَكْرٍ یَسْئَلْنَهٗ مِیْرَاثَهُنَّ فَقَالَتْ عَائِشَةُ اَلَیْسَ قَدْقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَانُوْرَثُ مَاتَرَكْنَا صَدَقَةٌ۔ (صحیح بخاری جلد نمبر 2 صفحہ 996)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ازواج مطہرات نے جب رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی تو ارادہ کیا کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں بھیجیں کہ وہ اپنی میراث کا سوال کرتی ہیں تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا؟ ہمارے وارث نہیں بنائے جاتے جو کچھ ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔

یہی حدیث مبارک صحیح مسلم جلد نمبر 2 صفحہ 91 پر بھی مذکور ہے۔

مذکورہ بالا احادیث مبارکہ سے واضح ہوا کہ باغ فدک جو کہ وقف مال تھا اور حضور سید عالم ﷺ کے خاص تصرف واختیار میں تھا عمومی ماحول میں شائد یہ تأثر پایا جاتا تھا کہ یہ مال آپ کی ملکیت ہے لیکن آپ نے اسے مال وقف رکھا اور اس سے اہل بیت کرام یتٰمیٰ و مساکین اور مسافروں کو خرچہ دیا اضافی طور پر مجاہدین کے لیے ہتھیار او رسواریاں بھی خریدیں وصال مبارک کے بعد اسلام کے قانون وراثت کے اعتبار سے جتنے وارث بنتے ہیں سب نے بطور وراثت مطالبہ کیا لیکن خلیفہ اول سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حدیث مبارک پیش فرمائی کہ حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا لَانُوْرَثُ

مَاتَرَ کْنَا صَدَقَةٌ ہمارے (یعنی انبیاء کے) وارث نہیں بنائے جاتے جو کچھ ہم چھوڑیں صدقہ ہے اس پر سب مطمئن ہوئے نہ جھگڑا ہوا نہ اختلاف ہوا بلکہ حضور سید عالم ﷺ کے معمول مبارک کے مطابق عمل ہوتا رہا نہ اہل بیت کرام نے کوئی خطا یا غلطی کی اور نہ خلیفہ راشد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کوئی خطا یا غلطی کی بلکہ ایک خوبصورت انداز سے تحقیق و مشاورت کے ساتھ یہ معاملہ مکمل ہوا باقی خلفاء راشدین یہاں تک کہ حضرت علی رضی اللہ عنہم نے بھی اس طرح عمل فرمایا قضیہ فدک میں صحابہ واہل بیت میں سے کسی نے بھی کوئی شکوہ وشکایت نہیں کی سیدنا حضرت عباس سیدہ طیبہ حضرت فاطمہ زہرا اورازواج مطہرات رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے کسی سے بطریق صحت محرومی کا شکوہ ثابت نہیں ہے لہٰذا اہلسنت و جماعت کا یہی نظریہ ہے کہ باغ فدک میں نہ خلفاء راشدین غلط ہیں۔ اور نہ اہل بیت کرام غلط ہیں۔

نوٹ: قضیہ باغ فدک میں جوبعض روایات پیش کی جاتی ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ نے سیدہ طیبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو باغ فدک ھبہ کر دیا تھا ان کی کوئی صحت نہیں ہے کیونکہ جب قرآن مجید نے باغ فدک کو مال فئی اور مال صدقہ قرار دے کر حضور سید عالم ﷺ کے خصوصی تصرف میں دے دیا اور آپ نے اپنی حیات طیبہ میں اسی حیثیت کو برقرار رکھا تو اب قرآن وحدیث کے مقابلے پر اگر ھبہ کرنے کی بات آئے تو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے لہٰذا ھبہ والی روایت کا کوئی اعتبار نہ ہوگا بلکہ بیان کردہ قرآن و حدیث کی حیثیت اس باب میں مسلمہ ہوگی یہی اہلسنت و جماعت کا نظریہ ہے۔

باغ فدک میں روافض کا نظریہ

باغ فدک کو ایک بہانہ بنا کر اسلام دشمنوں نے اسلام اور مسلمانوں کی خوب

مخالفت کی روافض نے کہ جن کی بنیاد یہود کی سازش سے ہے حب علی اور حب اہل بیت کا جعلی جھانسہ دے کر اسلام دشمنی کی اور خاص طور پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اپنی تنقید کا نشانہ بنایا جس کے نتیجے میں ضروریات دین کے منکر ہوئے باغ فدک پر ان کا نظریہ یہ ہے کہ سیدہ طیبہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا وراثتی حق خلفاء ثلاثہ نے نعوذ باللہ غصب کیا حالانکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے بھی ایسا ہی کیا جیسا کہ خلفاء ثلاثہ نے کیا چونکہ روافض کا نظریہ خلفاء ثلاثہ بالخصوص خلیفہ اول سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہم پر تنقید کرنا ہے حالانکہ اگر قانون وراثت کو بھی سامنے رکھا جائے تو حضرت سید فاطمہ رضی اللہ عنہا اکیلی وارث نہیں ہیں بلکہ ازواج مطہرات بحیثیت بیوگان اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ بحیثیت عصبہ (یعنی نرینہ اولاد نہ ہونے کی صورت میں) وارث بنتے ہیں۔

لیکن انبیاء کرام علیہم السلام کی مالی وراثت نہ ہونے کی وجہ سے احکام وراثت جاری نہ ہوئے بلکہ باغ فدک سے اہل بیت کرام کو خرچہ دیا جاتا رہا چنانچہ اہلسنت کی کتب حدیث میں انبیاء کرام علیہم لسلام کی مالی وراثت نہ ہونے کی احادیث تو موجود ہیں اور ان پر عمل بھی ہے لیکن روافض کی کتب معتبرہ میں بھی عدم وراثت انبیاء کرام علیہم السلام کی احادیث موجود ہیں چنانچہ ملاحظہ فرمائیے۔

کتب روافض سے وراثت انبیاء کرام کی نفی

مُحَمَّدُبْنُ یَحْیٰی عَنْ اَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِیْسٰی عَنْ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ عَنْ اَبِی الْبُخْتَرِیْ عَنْ اَبِیْ عَبْدِاللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَام قَالَ اِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاءِ وَذَاکَ اَنَّ الْاَنْبِیَاءَ لَمْ یُوَرِّثُوْا دِرْھِمًا وَّلَادِیْنَارًا وَاِنَّمَا وَرَّثُوْا اَحَادِیْثَ مِنْ اَحَادِیْثِھِمْ فَمَنْ اَخَذَ

بِشَیْئٍ مِنْھَافَقَدْاَخَذَ حَظّاً وَّافِراً فَانْظُرُوْا عِلْمَکُمْ ھٰذَا عَمَّنْ تَأْخُذُوْنَهٗ فَاِنَّ فِیْنَا اَھْلَ الْبَیْتِ فِیْ کُلِّ خَلْفٍ عَدُوْلًا یَنْفَوْنَ عَنْهُ تَحْرِیْفَ الْغَالِیْنَ وَاِنْتِحَالَ الْمُبْطِلِیْنَ وَتَأْوِیْلَ الْجَاھِلِیْنَ۔

(اصول کافی جلد نمبر 1 صفحہ 32 مطبوعہ تہران)

ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت ہے بیشک علماء انبیاء کے وارث ہیں اور یہ اس لیے ہے کہ انبیاء کرام درھم و دینار کے وارث نہیں بنائے جاتے اور بیشک وہ اپنی احادیث کے وارث بنائے جاتے ہیں جس نے احادیث کو لیا اس نے بڑا حصہ پایا (انبیاء کرام کی وراثت سے) تم اپنے علم کو دیکھو کس سے حاصل کر رہے ہو ہم اہل بیت میں ہر پچھلا عادل ہوگا (ہم اہل بیت) کھوٹ والوں کی تحریف اور ابطال والوں کی مذہبی خرابی اور جاہلوں کی تاویلات کی نفی کرتے رہیں گے۔

مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَعَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَھْلِ بْنِ زِیَادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِیْعاً عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْاَشْعَرِیِّ عَنْ عَبْدِاللہ علیہ السلام قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَنْ سَلَکَ طَرِیْقًا یَطْلُبُ فِیْهِ عِلْمًا سَلَکَ اللہُ بِهٖ طَرِیْقًا اِلَی الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْمَلٰئِکَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَھَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًابِهٖ وَاِنَّهٗ یَسْتَغْفِرُ لِطَالِبِ الْعِلْمِ مَنْ فِی السَّمَاءِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ حَتّٰی الْحُوْتِ فِی الْبَحْرِ وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلٰی الْعَابِدِ کَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلٰی سَائِرِ النُّجُوْمِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ وَاِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ

48باغِ فدک پر تحقیقی شر

الْاَنْبِيَاءِ اِنَّ الْاَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلٰكِنْ وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَمِنْهُ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ (اصول کافی جلد نمبر 1 صفحہ 34 مطبوعہ تہران)

ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو طلب علم کے راستہ پر نکلے اللہ تعالیٰ اسے جنت کے راستے پر چلاتا ہے اور بیشک ملائکہ طالب علم کی رضا کے لیے اپنے پر بچھاتے ہیں اور طالب علم کے لیے آسمان وزمین کی مخلوق حتیٰ کہ سمندر کی مچھلی بھی دعائے مغفرت کرتے ہیں اور عالم کی عابد پر ایسے فضیلت ہے جیسے چودھویں کے چاند کی ستاروں پر فضیلت ہے اور علماء انبیاء کے وارث ہیں بیشک انبیاء دینار ودرھم کے وراث نہیں بناتے بلکہ علم کا وارث بناتے ہیں جس نے علم حاصل کیا اس نے بڑا حصہ پایا۔

مذکورہ بالا دونوں احادیث روافض کی سب سے معتبر کتاب اصول کافی سے ہیں جن سے روز روشن کی طرح واضح ہوگیا کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی مالی وراثت نہیں ہوتی اور اہلسنت وجماعت کے نزدیک بھی جیسا کہ عرض کیا جا چکا ہے انبیاء کرام علیہم السلام کی وراثت مالی نہیں ہے تو اب روافض کا خلفاء راشدین خصوصاً خلیفہ اول سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہم پر غصب وظلم اور غلطی کا الزام لگانا کھلی اسلام دشمنی ہے۔ روافض کا یہ کہنا کہ حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو محروم کیا گیا یہ بات ظلم ہے پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ باغ فدک سے خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور دیگر اہل بیت کرام کو خرچہ سنت نبوی کے مطابق دیتے رہے ظلم کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تاہم یہ صورت بھی ملاحظہ فرمائیے۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی تولیت میں سات باغات

وَرَوَی عَاصِمُ بْنُ حَمِیْدٍ عَنْ اَبِیْ بَصِیْرٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ عَلَیْہِ السَّلَامِ اَ لَا اُحَدِّثُکَ بِوَصِیَّۃِ فَاطِمَۃَ عَلَیْھَا السَّلَامُ قُلْتُ بَلٰی فَاَخْرَجَ حِقًّا اَوْسَفْطاً فَاَخْرَجَ مِنۂُ کِتَاباً فَقَرأہٗ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ھٰذَا مَا اَوْصَتْ بِہٖ فَاطِمَۃُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَوْصَتْ بِحَوَائِطِھَا السَّبْعَۃِ اَلْعَوَافُ وَالدَّلَالُ وَالْبَرْقَۃُ وَالْمِیْثَبُ وَالحُسْنٰی وَالصَّافِیَۃُ وَمَالُ اُمِّ اِبْرَاھِیْمَ اِلٰی عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ علیہ السلام فَاِنْ مَضَیٰ عَلِیْ علیہ السلام فَاِلٰی الْحَسَنِ علیہ السلام فَاِنْ مَضَیٰ الْحَسَنُ علیہ السلام فَاِلٰی الحُسَیْنِ علیہ السلام فَاِنْ مَضَیٰ الحُسَیْنُ علیہ السلام فَاِلٰی الْاَکْبَرِ مِنْ وُلْدِیْ شَھِدَ اللّٰہُ عَلٰی ذَالِکَ وَالْمِقْدَادُ بْنُ الْاَسْوَدِ وَالزُّبَیْرُ بْنُ الْعَوَامِ وَکَتَبَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ علیہ السلام (من لایحضرہ الفقیھہ جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 180 مطبوعہ تہران)

ابوبصیر کہتے ہیں کہ امام ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا کیا میں تمہیں حضرت فاطمہ علیہا السلام کی وصیت نہ سناؤں تو میں نے کہا ہاں سنایئے تو آپ نے اپنے بیگ سے ایک تحریر نکالی پس اسے پڑھا بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ وصیت فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اپنے سات باغوں کے بارے میں ہے (جن کی آپ متولیہ تھیں) العواف۔ الدلال البرقۃ۔ المیثب۔ الحسنٰی۔ الطافیہ۔ مال اُم ابراہیم حضرت علی علیہ السلام کی طرف اگر علی علیہ السلام وفات پا جائیں تو حضرت حسن

48باغِ فدک پر تحقیقی شر

علیہ السلام کی طرف اگر حسن علیہ السلام وفات پا جائیں تو حضرت حسین علیہ السلام کی طرف اگر حسین علیہ السلام وفات پا جائیں تو میری اولاد میں جو بڑا ہو اس کی طرف اس پر اللہ گواہ ہے اور حضرت مقداد بن اسود اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما گواہ ہیں حضرت علی علیہ السلام نے اسے لکھا اس سے اگلی روایت میں ہے کہ یہ باغات وقف تھے اور سیدہ فاطمہ ان کی متولیہ تھیں اس تولیت میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے مطالبہ بھی فرمایا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے گواہی دی کہ یہ باغات سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا پر وقف ہیں۔

معزز قارئین حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو محروم کرنے کا الزام بالکل جھوٹ پر مبنی ہے بلکہ آپ کو فدک سے خرچہ دینے کے ساتھ ساتھ مزید باغات بھی تولیت میں دیئے گئے تھے یہ واقعہ وصیت آپ کی زندگی کا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ باغات آپ کی تولیت میں دیئے تھے۔

روافض ایک اور اعتراض بھی کرتے ہیں کہ احادیث فدک میں ''غَضِبَتْ''۔ ''فَهَجَرَتْهُ۔ لَمْ تُكَلِّمْهُ کے الفاظ بھی ہیں جن کا بالترتیب ترجمہ یہ ہے ''وہ ناراض ہوئیں'' ''حضرت ابوبکر کو چھوڑ دیا''۔ ''ان سے کلام نہیں کیا''

اس سلسلے میں گزارش یہ ہے کہ بعض روایات میں یہ الفاظ مذکور ہیں اور بعض میں مذکور نہیں ہیں جن روایات میں یہ الفاظ مذکور ہیں وہ روایات مدرج ہیں یعنی یہ الفاظ راوی کے ہیں اور اس کا تأثر ہے نہ تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے یہ الفاظ کہے اور نہ حضرت علی اور نہ حضرات حسنین کریمین اور نہ صحابہ کرام واہل بیت کرام رضوان اللہ علیہم

48باغِ فَدک پر تحقیقی شر

اجمعین میں سے کسی نے کہے ہیں یہ صرف اور صرف راوی کا تأثر ہی ہے صحابہ واہل بیت میں سے کسی اور نے یہ ذکر نہیں کیا۔لہٰذا کسی طرح بھی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ سیدہ طیبہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا ناراض تھیں۔نعوذ باللہ

بلکہ ان کی خدمت وفات تک جس شخصیت نے کی وہ خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا ہیں۔

ناراضگی کی بات کا اعتبار کرنا کسی طرح درست نہیں ہے اس میں اور تفصیلات بھی ہیں جو طوالت کے خوف سے ذکر نہیں کی گئیں کہ یہ قدر کافی ہے۔

روافض یہ اعتراض کرتے ہیں کہ قرآن مجید میں وراثت انبیاء علیہم السلام کا ذکر موجود ہے حضرت سلیمان علیہ السلام کے بارے میں ارشاد ہوتا ہے ''وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُدَ'' حضرت سلیمان علیہ السلام حضرت داؤد علیہ السلام کے وارث ہوئے تو اس سلسلے میں گزارش ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی جس وراثت کا یہاں ذکر ہے وہ علم نبوت ہے جس کا ذکر آگے آیہ کریمہ میں موجود ہے۔اس سے مالی وراثت مراد نہیں ہے کیونکہ حضرت داؤد علیہ السلام کے انیس 19 بیٹے ہیں مالی وراثت میں تو سب برابر کے حقدار بنتے ہیں اس لیے مفسرین کرام نے فرمایا کہ یہاں علم نبوت کی وراثت کا ذکر ہے لہٰذا روافض کا یہ اعتراض درست نہیں ہے(ملخص تفسیر مظہری وغیرہ)

روافض کی طرف سے ایک اعتراض یہ بھی کیا جاتا ہے کہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنھن کو تو حجرے دیئے گئے مگر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کچھ نہ دیا گیا۔

تو اس سلسلے میں گزارش یہ ہے کہ ازواج مطہرات رضوان اللہ علیھن کو حجرے وراثت میں نہیں دیئے گئے بلکہ حضور سید عالم ﷺ نے خود حیات طیبہ میں بطور شوہر عطا فرمائے تھے کہ بیوی کی رہائش اور خرچہ شوہر کے ذمہ ہے اسی طرح حضور سید عالم ﷺ

نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بھی رہائش عطا فرمائی جو آج کل بھی روضہ اقدس کے ساتھ موجود ہے مذکورہ بالا دلائل سے بخوبی واضح ہو گیا ہے کہ سیدہ طیبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا کوئی حق نہیں مارا گیا خلفاء راشدین نے طریقہ نبویہ علیٰ صاحبھا الصلوٰۃ والسلام کے مطابق عمل فرمایا البتہ مروان نے باغ فدک میں ناجائز تصرف کیا جسے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے درست فرمایا اور باغ فدک پر وہی طریقہ اختیار فرمایا جو حضور سید عالم ﷺ اور آپ کے خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کا بتصدیق وتائید صحابہ واہل بیت رہا۔

قابل توجہ بات

پیچھے ذکر کئے گئے دلائل سے یہ بات تو بخوبی واضح ہوگئی کہ باغ فدک میں صحابہ کرام واہل بیت کرام کی باہمی تحقیق ومشاورت سے وہی عمل ہوا جو اسلام کا تقاضا اور سنت رسول ہے سب اس پر راضی تھے نہ صحابہ کرام نے اہل بیت کرام کے بارے میں غلط کہا اور نہ ہی اہل بیت کرام میں سے کسی نے صحابہ کرام بالخصوص خلفاء راشدین کے بارے میں غلط کہا۔غلطیاں نکالنے اور بیان کرنے والے اور لوگ ہیں۔نعوذ باللہ من ذالک

اس کے باوجود روافض یہی کہتے ہیں کہ نعوذ باللہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا حق مارا گیا ظلم کیا گیا مال غصب گیا ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ بقول آپ کے خلفاء ثلاثہ نے حق غصب کیا تو جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت قائم ہوئی انہوں نے باغ فدک کو واپس کیوں نہ لیا پھر آپ کی شہادت کے بعد سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے اور چھ ماہ آپ کی خلافت راشدہ رہی تو آپ نے باغ فدک کو واپس کیوں نہ لیا پھر جب حسنین کریمین رضی اللہ عنہما نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کی تو باغ فدک کا مطالبہ دوسرے امور کے باوجود نہ فرمایا روافض سے قیامت تک اس کا جواب نہیں بن سکے گا لیکن حقیقت یہ ہے کہ حضرت علی اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہم بھی اسی بات پر راضی اور عمل پیرا تھے جو حضور

سید عالم ﷺ اور خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم کے ادوار مبارکہ میں تھی اور باغ فدک کو بہانہ بنا کر صحابہ کرام اور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم پر کلام اور اعتراض کی کوئی گنجائش نہیں ہے یہی اہلسنت و جماعت کا نقطۂ نظر ہے۔

ایک ایمان افروز بات

وراثت نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا مطالبہ کرنے والے اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم نے مطالبہ اس لیے فرمایا ہو کہ امت کے سامنے پورے اہتمام کے ساتھ یہ مسئلہ واضح ہو جائے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی مالی وراثت نہیں ہوتی ورنہ ان کے ہاں کسی شئ کی کمی بھی نہ تھی اور انہیں دنیا کی طلب بھی نہ تھی **فللّٰہ الحمد**

باغ فدک میں خوارج کا نظریہ

باغ فدک کے قضیہ میں خوارج نے اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم کو اپنی تنقید کا نشانہ بنایا موجودہ صورت حال میں زید کا یہ کلام کہ ''صدیق اکبر حضرت طیبہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حرام مال کیسے دے سکتے تھے کہ جس کو شریعت نے مال حرام کہا ہو''۔ ''خطا کا امکان تھا اور خطا پر تھیں اور جب مانگ رہی تھیں تو خطا پر تھیں''۔

''لہٰذا حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اگر یہ دلیل پیش کی تھی تو پھر بھی معصوم نہیں تھیں غلطی ہوگئی''۔ سیدہ طیبہ طاہرہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی بارگاہ میں کھلی بے ادبی ہے کلام کا پہلا حصہ جس میں مال فدک کو مال حرام کہا گیا ہے قرآن مجید کے صریح حکم کے خلاف ہے دوسرا حصہ جس میں تکرار کے ساتھ خطا پر تھیں کہا گیا کہ تکرار لفظی سے تاکید کا معنی حاصل ہوتا ہے۔ یوں زید اپنے کلام میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو تاکید کے ساتھ خطا پر کہہ رہا ہے یہ کھلی بے ادبی ہے تیسرا حصہ جس میں غلطی ہوگئی کا لفظ استعمال ہوا یہ بھی کھلی بے ادبی ہے۔ پہلے کلام کی تصدیق و تفسیر ہے واضح رہے کہ کلام کے یہ تینوں حصے

اسناد کے اعتبار سے مکمل ہیں مفہوم میں مستقل ہیں ان پر شرعی حکم جاری ہوگا سیاق وسباق کا اس میں اعتبار نہیں ہے مثلاً ایک آدمی کہے کہ میں ذکر کرتا ہوں اور نیکی کے کام کرتا ہوں مگر نعوذ ''باللہ نماز کو نہیں مانتا'' تو اس کے اس جملے پر حکم شرعی جاری ہو جائے گا۔

حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں مال حرام، خطا اور غلطی کا لفظ شرعاً وعرفاً بے ادبی اور گستاخی ہے۔

تعظیم وتوہین کا مدار عُرف پر ہے

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں تعظیم وتوہین کا مدار عرف پر ہے عرب میں باپ کو کاف اور انت سے خطاب کرتے ہیں جس کا ترجمہ ''تو'' ہے اور یہاں جو باپ کو ''تو'' کہے بیشک بے ادب گستاخ اور اس آیہ کریمہ کا مخالف ہے لَاتَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْ هُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلاً كَرِيماً (فتاویٰ رضویہ جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 34) ہمارے عرف میں کسی کی مال حرام میں تلویث کرنا خطا پر کہنا اور غلطی پر کہنا شدید امر سمجھا جاتا ہے حتیٰ کہ لوگ کبیرہ گناہوں میں ایسے الفاظ بھی استعمال کرتے ہیں لہٰذا مذکورہ کلام کے تینوں حصے سیدہ طیبہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی بارگاہ میں کھلی بے ادبی ہے باغ فدک میں مطالبہ تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور ازواج مطہرات رضی اللہ عنھن نے بھی کیا مگر انہیں کچھ نہ کہا گیا صرف حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ہی بے ادبی کی گئی ہے۔

تعظیم وتوہین کا مدار عرف پر ہے اس کی بحث امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فتاوی رضویہ جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 315 پر بھی فرمائی ہے باغ فدک میں سیدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو زید نے مطالبہ کرنے کی وجہ سے باغ فدک کو مال حرام کہہ کر خطا اور غلطی پر کہا تو جن دوسرے حضرات نے جیسے حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور ازواج مطہرات رضی اللہ عنھن نے بھی مطالبہ کیا اُن پر بطور لزوم اطلاق ہو جائے گا یوں حضور سید

عالم ﷺ کا مبارک گھرانہ زید کے نزدیک مال حرام کی طلب میں نکلا اور خطاء وغلطی پر تھا نعوذ باللہ من ذالک اس کلام سے ضمناً سارے گھرانے کی بے ادبی ہے اور ان خواص اہل بیت کی بے ادبی بوجہ قرب و اتصال بالنبی ﷺ حضور سید عالم ﷺ کی ذات پاک تک جائے گی جو سخت حرام اور ایمان کو جلانے والی ہے معزز قارئین اب ہم قرآن وسنت کی روشنی میں کلام مذکور کا جائزہ لیتے ہیں کہ اس کے احکام کیا ہیں؟ سب سے پہلے تو سمجھنا چاہیے جس ہستی کے بارے میں یہ کلام کیا گیا ان کا مرتبہ کیا ہے۔

مقام اہل بیت قرآن کریم کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰہُ لِیُذۡهِبَ عَنۡکُمُ الرِّجۡسَ اَهۡلَ الۡبَیۡتِ وَیُطَهِّرَکُمۡ تَطۡهِیۡرًا (سورہ احزاب پارہ نمبر 22)

اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرما دے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے۔ (کنز الایمان)

تفسیر مظہری

اس آیہ کریمہ کی تفسیر میں قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

یَعۡنِیۡ اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰہُ سُبۡحَانَهٗ فِیۡمَا اَمَرَکُنَّ بِهٖ وَنَهَاکُنَّ عَنۡهُ لِاِذۡهَابِ الرِّجۡسِ یَعۡنِیۡ عَمَلَ الشَّیۡطَانِ مِنَ الۡاِثۡمِ وَالۡقَبَائِحِ الشَّرۡعِیَّةِ وَالطَّبۡعِیَّةِ الَّذِیۡ لَیۡسَ فِیۡهِ مَرۡضَاۃُ اللّٰہِ عَنۡکُنَّ وَعَنۡ غَیۡرِکُنَّ مِنۡ اَهۡلِ الۡبَیۡتِ۔ (تفسیر مظہری جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 339)

یعنی اللہ سبحانہ ارادہ فرماتا ہے کہ جو تمہیں حکم فرمایا اور جس سے تمہیں

منع فرمایا اس میں رجس کو دور کر دیا جائے یعنی عمل شیطان گناہ قبائح شرعیہ اور قبائح طبعیہ کہ جن میں اللہ تعالیٰ کی رضا نہیں ہے تم سے (اے ازواج مطہرات) اور تمہارے علاوہ دوسرے اہل بیت سے۔

آیہ کریمہ سے صاف صاف واضح ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور سید عالم ﷺ کے اہل بیت کرام کو ہر قسم کے شرعی اور طبعی قبائح اور گناہوں سے پاک رکھا ہے۔

تفسیر روح المعانی

مفتی بغداد سید محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اَنَّ الرِّجْسَ یَقَعُ عَلٰی الْاِثْمِ وَعَلٰی الْعَذَابِ وَعَلَی النِّجَاسَۃِ وَعَلٰی النَّقَائِصِ وَالْمُرَادُبِہٖ ھٰنَامَایَعُمُّ ذَالِکَ۔ بیشک رجس کا معنی گناہ، عذاب، نجاست اور نقائص ہے اور یہاں وہ عمومی معنی مراد ہے جو سب کو شامل ہو (پیچھے ذکر کیے گئے اقوال سمیت) آگے ارشاد فرماتے ہیں۔

وَجُوِّزَ اَنْ یُرَادَبِہِ الصَّوْنُ وَالْمَعْنٰی اِنَّمَا یُرِیْدُ سُبْحَانَہٗ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ وَیُصَوِّنَکُمْ مِنَ الْمَعَاصِیْ صَوْناً بَلِیْغاً فِیْمَا اَمَرَ وَنَھٰی جَلَّ شَانُہٗ

اس سے صون یعنی حفاظت مراد لینا بھی جائز ہے اور معنی یہ ہوگا اللہ سبحانہ ارادہ فرماتا ہے کہ تم سے رجس لے جائے اور تمہیں مبالغے کے ساتھ اپنے امر و نھی میں معاصی سے بچائے۔

پھر آگے ارشاد فرماتے ہیں: اَنَاوَاَھْلُ بَیْتِیْ مُطَھَّرُوْنَ مِنَ الذُّنُوْبِ یعنی حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا میں اور میرے اہل بیت گناہوں سے پاک ہیں۔

(تفسیر روح المعانی جلد نمبر 22 صفحہ نمبر 263)

تفسیر صاوی

علامہ صاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَیُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْراً اُکِّدَاِشَارَۃً اِلٰی الزِّیَادَۃِ فِیْ التَّطْهِیْرِ بِسَبَبِ التَّکَالِیْفِ فَالْعِبَادَۃُ وَالتَّقْوٰی سَبَبٌ لِلطَّهَارَۃِ وَهِیَ الْخُلُوْصُ مِنْ دَنَسِ الْمَعَاصِیْ فَمَنْ اِدَّعٰی الطَّهَارَۃَ مَعَ اِرْتِکَابِهِ الْمَعَاصِی فَهُوَ ضَالٌّ کَذَّابٌ۔

(تفسیر صاوی جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 1638)

وَیُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْراً کا مطلب طہارت میں تکالیف کے سبب زیادت کا اشارہ ہے عبادت اور تقویٰ سبب طہارت ہیں اور وہ معاصی سے پاک ہونا ہے جو ارتکاب معاصی کے باوجود طہارت کا دعویٰ کرے وہ گمراہ اور کذاب ہے۔

تفسیر کبیر

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَیْ یُزِیْلُ عَنْکُمُ الذُّنُوْبَ وَیُطَهِّرَکُمْ اَیْ یُلْبِسَکُمْ خُلْعَ الْکَرَامَۃِ۔

(تفسیر کبیر جزء نمبر 25 جلد نمبر 9)

لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ کا مطلب یہ ہے کہ تم سے گناہوں کو زائل کرے اور وَیُطَهِّرَکُمْ کا مطلب یہ ہے کہ تمہیں کرامت کا لباس پہنائے۔

بخوف طوالت اس پر اکتفاء کرتا ہوں قرآن مجید اور تفاسیر سے واضح ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بیت کرام کو اپنی خاص حفاظت میں رکھا ہوا ہے یہ اگرچہ معصوم تو نہیں ہیں کیونکہ یہ انبیاء کرام علیہم السلام کا خاصہ ہے لیکن اہل بیت کرام اللہ تعالیٰ کی طرف سے طہارت کے خاص درجہ پر ہیں سیدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا اہل بیت نبوت میں بلا اختلاف درجہ اولیت میں شامل ہیں اب اس طرف آتے ہیں کہ ان کی بے ادبی پر قرآن مجید کیا فرماتا ہے۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بے ادبی پر قرآنی حکم

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّلَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًاO (سورہ احزاب پارہ نمبر 22)

بیشک جو ایذاء دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (کنز الایمان)

شان نزول

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ الْاٰیَۃَ نَزَلَتْ فِی الَّذِیْنَ طَعَنُوْا عَلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حِیْنَ اِتَّخَذَ صَفِیَّۃَ بِنْتِ حُیَیٍّ (تفسیر ابن کثیر جلد نمبر 3 تفسیر مظہری جلد نمبر 7 تفسیر صاوی جلد نمبر 5) یہ آیہ کریمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس وقت نازل ہوئی جب حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام المؤمنین حضرت صفیہ بنت حیی سے نکاح فرمایا تو ان لوگوں کے بارے میں جنہوں نے آپ پر طعن کیا یہاں دو امر خاص طور پر سمجھنے کی ضرورت ہے نمبر 1 ایذاء اللہ نمبر 2 ایذاء الرسول۔

48باغِ فَدک پر تحقیقی شر

ایذاء اللہ کا مطلب

ایذأ اللہ کا مطلب یہ ہے کہ یہود نے کہا عُزَیْرُ اُبْنُ اللّٰہِ حضرت عزیر علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں عیسائیوں نے کہا اَلْمَسِیْحُ ابْنُ اللّٰہِ وَ ثَالِثُ ثَلٰثَۃٍ حضرت مسیح اللہ کے بیٹے ہیں اور تین خداؤں میں سے ایک ہیں مشرکین نے کہا اَلْمَلٰئِکَۃُ بَنَاتُ اللّٰہِ وَ الْاَصْنَامُ شُرَکَاؤُہٗ o ملائکہ اللہ کی بیٹیاں ہیں اور بت اللہ کے شریک ہیں ہی ایسے سبِ دھر وغیرہ کہ جس کا خلاصہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے یوں بیان فرمایا: قِیْلَ مَعْنٰی یُؤْذِیْنِیْ یُلْحِدُوْنَ فِیْ اَسْمَائِہٖ وَ صِفَاتِہٖ یعنی ایذاء اللہ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء اور صفات میں الحاد کرنا ہے۔

(مُلخص تفسیر مظہری جلد نمبر 7 صفحہ 380 و دیگر تفاسیر)

ایذاء الرسول کا مطلب

ایذاء رسول یہ ہے کہ آپ کو جسمانی تکلیف دینا جیسے دانت مبارک شہید کرنا۔ چہرہ مبارک زخمی کرنا اور کوڑا کرکٹ وغیرہ پھینکنا اور اس سے بڑھ کر آپ کی ذات وصفات کے بارے میں اور آپ کے متعلقات میں نامناسب کلام کرنا ہے۔

تفسیر روح البیان

مفسر قرآن شیخ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:

وَلَا یَجُوْزُ الْقَوْلُ فِی الْاَنْبِیَاءِ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ بِشَیْئٍ یُؤَدِّیْ اِلَی الْعَیْبِ وَ النُّقْصَانِ وَ لَا فِیْمَا یَتَعَلَّقُ بِھِمْ۔

انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں ایسا قول جائز نہیں ہے جو عیب ونقصان پر مشتمل ہو اور نہ ہی ان کے بارے میں جو انبیاء کرام علیہم السلام سے متعلق ہوں۔

امام سہیلی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان

مزید وضاحت کرتے ہوئے حضرت امام سہیلی رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل فرمایا:

لَیْسَ لَنَا اَنْ نَقُوْلَ اِنَ اَبَوَیِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِیْ النَّارِ لِقَوْلِہٖ عَلَیْہِ السَّلَام لَاتُؤْذُوْ الِلْاَحْیَاءِ بِسَبَبِ الْاَمْوَاتِ (تفسیر روح البیان جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 237)

امام سہیلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہمارے لیے جائز نہیں ہے کہ ہم کہیں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین آگ میں ہیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا زندوں کو مردوں کی وجہ سے ایذاء نہ دو یہ متعلقات نبی کی تفسیر ہے کہ جن کا آپ سے تعلق ہے ان کی بے ادبی بھی ایذاء رسول ہے۔

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کا اہم فتویٰ

متعلقات میں شخصیت کا مقام تو بڑا اعلیٰ ہے جو شییٔ بھی حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت رکھتی ہو اس کی بے ادبی کا جو مقام ہے وہ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاحظہ فرمایئے:

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فَقُلْتُ مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ سِنِیْنَ اَوْحَبَسَ غَیْرَہٗ عَنِ الصَّلٰوۃِ سِنِیْنَ لَااُکَفِّرُہٗ وَمَنْ اٰذَا شَعْرَۃً مِّنْ شَعْرَاتِکَ اَوْجُزْأً مِّنْ نِّعْلِکَ اُکَفِّرُہٗ (تفسیر کبیر جزاء نمبر 31 جلد نمبر 11)

تو میں کہتا ہوں جو شخص کئی سال نماز نہ پڑھے یا دوسروں کو کئی سال نماز سے روکے رکھے اُسے میں کافر نہیں کہتا (یعنی فاسق ہوگا) اور جو شخص یارسول اللہ آپ کے بالوں میں سے ایک بال مبارک یا آپ

48باغِ فَدک پر تحقیقی شر

کے نعل مبارک کے اجزاء میں سے کسی جزء کی بے ادبی کرے اسے کافر کہتا ہوں۔

تفسیر مظہری

قاضی ثناءاللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کی ایمان افروز تفسیر

جُمْلَةُ اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَهٗ مُسْتَأْنَفَةٌ کَاَنَّهٗ فِیْ جَوَابِ مَنْ سَئَلَ اِنَّا اُمِرْنَا بِالصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ فَمَا شَانُ مَنْ آذَاهُ فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَعَنَهُمُ اللّٰہُ اِلٰی آخِرِهٖ۔ (تفسیر مظہری جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 381)

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَهٗ کا جملہ مُسْتَأْنَفَه ہے گویا کہ اس کے جواب میں ہے جس نے سوال کیا کہ ہمیں تو حضور سید عالم ﷺ پر صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا حکم فرمایا گیا ہے اس شخص کا کیا حال ہوگا جو آپ ﷺ کو ایذاء دے تو جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں پر دنیا وآخرت میں لعنت فرماتا ہے مزید ارشاد فرماتے ہیں۔

مَنْ آذَی الرَّسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ بِطَعْنٍ فِیْ شَخْصِهٖ اَوْ دِیْنِهٖ اَوْ نَسَبِهٖ اَوْ صِفَةٍ مِنْ صِفَاتِهٖ اَوْ بِوَجْهٍ مِنْ وُجُوْهِ الشَّیْنِ فِیْهِ صَرَاحَةً اَوْ کِنَایَةً اَوْ تَعْرِیْضاً اَوْ اِشَارَةً کَفَرَ وَلَعَنَهُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابَ جَهَنَّمَ (تفسیر مظہری جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 381)

جو شخص حضور سید عالم ﷺ کو ایذاء دے آپ کی ذات اقدس، آپ کے دین، آپ کے نسب یا آپ کی کسی صفت میں یا بُرے

> طریقوں میں سے کسی ایک طریقے کے ساتھ طعن کر کے صَرَاحَۃً
> یا کِنَایَۃً یا تَعْرِیْضاً یا اِشَارَۃً تو اس نے کفر کیا اور اللہ تعالیٰ اُس
> پر دنیا و آخرت میں لعنت فرماتا ہے اور اس کے لیے عذاب جہنم
> تیار کر رکھا ہے۔

آیہ کریمہ اور مفسرین کرام کے ارشادات سے واضح ہو گیا ہے کہ حضور سید عالم ﷺ کی ذات پاک اور آپ کے دین اور آپ کے نسب پاک اور متعلقہ شخصیات کی بے ادبی کس قدر امر شدید ہے یہاں تک کہ آپ کے نعلین مبارک کے جز کی بے ادبی کو بھی کفر کہا گیا ہے اور بے ادبی کا معیار صراحت نہیں ہے بلکہ اشارہ، کنایہ، یہاں تک کہ بات کو ڈھال کر کرنا بھی اسی زمرے میں آتا ہے حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تو وہ ہستی ہیں جنہیں اولاد کرام میں شرف محبوبیت حاصل ہے حضور سید عالم ﷺ آپ پر شفقت فرماتے ہوئے جب بارگاہ نبوت میں حاضر ہوتیں تو کھڑے ہو جاتے اور مرحبا یا بنتی کہہ کر استقبال فرماتے۔

اب ایسی ہستی کے بارے میں ایسا کلام سنگین قسم کی بے ادبی ہے نعوذ باللہ، اب ہم احادیث مبارکہ کی طرف آتے ہیں کہ سیدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا مرتبہ ومقام کیا ہے اور آپ کی بے ادبی کی کیا حیثیت ہے۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بے ادبی پر احادیث مبارکہ اور اقوال آئمہ

سب سے پہلے اس بات کو پیش نظر رکھنا چاہیے کہ حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی حیثیت یہ ہے کہ آپ صحابیہ بھی ہیں اور اہل بیت کرام میں بھی اولیت کے درجہ پر ہیں جیسے صحابہ واہل بیت کرام رضی اللہ عنہم میں کئی شخصیات دوہری حیثیت وعظمت کی حامل ہیں

اس باب میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا خاص مقام پر فائز ہیں لہٰذا ہر دو حیثیتوں سے کلام کیا جائے گا ملاحظہ فرمائیے۔

حدیث نمبر 1

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَللّٰہَ اَللّٰہَ فِیْ اَصْحَابِیْ اَللّٰہَ اَللّٰہَ فِیْ اَصْحَابِیْ لَاتَتَّخِذُوْاھُمْ غَرَضًا مِنْ بَعْدِیْ فَمَنْ اَحَبَّھُمْ فَبِحُبِّیْ اَحَبَّھُمْ وَمَنْ اَبْغَضَھُمْ فَبِبُغْضِیْ اَبْغَضَھُمْ وَمَنْ آذَاھُمْ فَقَدْ آذَانِیْ وَمَنْ آذَانِیْ فَقَدْ آذَا اللّٰہَ وَمَنْ آذَا اللّٰہَ فَیُوْشِکُ اَنْ یَّأْخُذَہٗ۔رواہ الترمذی

(مشکوٰۃ المصابیح جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 554)

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو میرے بعد انہیں تنقید کا نشانہ مت بناؤ جو ان سے محبت کرے گا وہ میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کرے گا جو ان سے بغض رکھے گا وہ میرے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھے گا جو ان کو ایذاء دے گا وہ مجھے ایذاء دے گا اور جو مجھے ایذاء دے گا وہ اللہ کو ایذاء دے گا اور جو اللہ کو ایذاء دے گا تو اللہ تعالیٰ عنقریب اسے پکڑے گا۔

ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

اسی حدیث کے تحت حضرت علی بن سلطان محمد القاری فرماتے ہیں: وَالْمَعْنٰی لَاتَنْقُصُوْا مِنْ حَقِّھِمْ وَلَاتَسُبُّوْاھُمْ اور معنی یہ ہے کہ ان پر تنقیص نہ کرو اور ان کی بے ادبی

48باغِ فَدک پر تحقیقی شر

نہ کرو آگے فرماتے ہیں ثُمَّ اُنْشِدُکُمُ اللہَ فِیْ حَقِّ اَصْحَابِیْ وَتَعْظِیْمِھِمْ وَتَوْقِیْرِھِمْ پھر تمہیں اللہ کی قسم دلاتا ہوں میرے صحابہ کے حق کے بارے میں اور ان کی تعظیم وتوقیر کے بارے میں۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 160)

حدیث نمبر 2

عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ اِذَا رَأَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَسُبُّوْنَ اَصْحَابِیْ فَقُوْلُوْا لَعْنَۃُ اللہِ عَلٰی شَرِّکُمْ

(رواہ الترمذی: مشکوٰۃ المصابیح جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 554)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم لوگوں کو دیکھو کہ وہ میرے صحابہ کو گالیاں دے رہے ہیں تو تم کہو تمہارے شر پر اللہ کی لعنت ہو۔

ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی قابل توجہ وضاحت

اس حدیث کے تحت حضرت علی بن سلطان محمد القاری فرماتے ہیں:

وَفِی الْحَدِیْثِ الْمَرْفُوْعِ یَکُوْنُ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ یُسَمَّوْنَ الرَّافِضَۃَ یَرْفُضُوْنَ الْاِسْلَامَ فَاقْتُلُوْھُمْ وَاِنَّھُمْ مُشْرِکُوْنَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ یَنْتَحِلُوْنَ حُبَّنَا اَھْلَ الْبَیْتِ وَلَیْسُوْا کَذَالِکَ اِنَّھُمْ یَسُبُّوْنَ اَبَابَکْرٍ وَّعُمَرَ کَذَافِی الصَّوَاعِقِ وَلَعَلَّ الْحِکْمَۃَ فِیْ سَبِّ الرَّوَافِضِ بَعْضَ الصِّحَابَۃِ وَالْخَوَارِجِ بَعْضَ اَھْلِ الْبَیْتِ اِنَّھُمْ لَمَّا انْقَطَعَ عَنْھُمْ اَعْمَالُھُمْ

48باغِ فدک پر تحقیقی شر

بِانْتِهَاءِ اٰجَالِهِمْ اَرَادَاللهُ اَنْ یَسْتَمِرَّ لَهُمُ الثَّوَابُ لِمَزِیْدِ حُسْنِ الْمَاٰبِ وَاَنْ یُّرْجَعَ اَعْدَاءُ هُمْ اِلٰی سُوْءِ الْحِسَابِ وَشِدَّةِ الْعَذَابِ۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح جلدنمبر 11 صفحہ نمبر 162)

اور مرفوع حدیث پاک ہے آخری زمانے میں ایک قوم ہوگی جنہیں رافضی کہا جائے گا اسلام سے رفض کریں گے یعنی چھوڑیں گے انہیں مارو وہ مشرک ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ وہ محبت اہل بیت کا دعویٰ کریں گے لیکن ایسے نہیں ہوں گے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی بے ادبی کریں گے شاید روافض کے بعض صحابہ کو سب کرنے اور خوارج کے بعض اہل بیت کو سب کرنے کی حکمت یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ ان مقدس لوگوں کو وفات کے بعد مزید ثواب و انعام عطا فرمائے اور ان کے دشمنوں کو (روافض وخوارج) سخت حساب وعذاب کی طرف لے جائے احادیث اور محدثین کے ارشادات سے واضح ہوا کہ صحابہ کرام کی تعظیم وتوقیر واجب ہے اور ان کی بے ادبی موجب لعنت اور عذاب الٰہی کا سبب ہے۔

ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی مزید وضاحت

حضرت علی بن سطان محمد القاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَفِیْ شَرْحِ مُسْلِمٍ اِعْلَمْ اَنَّ سَبَّ الصِّحَابَةِ حَرَامٌ مِنْ اَكْبَرِ الْفَوَاحِشِ وَمَذْهَبُنَاوَ مَذْهَبُ الْجَمْهُوْرِ اَنَّهُ یُعَزِّرُ

اور شرح مسلم میں ہے کہ صحابہ کرام کی بے ادبی حرام اور اکبر الفواحش

ہے ہمارا اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ بے ادب کو تعزیر لگائی جائے۔

اب سوچیئے کہ حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا وہ صحابیہ ہیں جو حضور سید عالم ﷺ کے ہاں پیدا ہونے کی وجہ سے پہلی نظر میں ہی صحابیہ بن گئیں ان کی بے ادبی کتنا فاحش امر ہے نعوذ باللہ من ذالک۔

حدیث نمبر 3

حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بحیثیت فرد اہل بیت ہونے کے عظمت وشان یہ ہے:

عَنْ زَیْدِبْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَوْمًا فِیْنَا خَطِیْبًا بِمَاءٍ یُدْعٰی خُمًّابَیْنَ مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃِ فَحَمِدَاللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ وَوَعَظَ وَذَکَّرَثُمَّ قَالَ اَمَّابَعْدُ اَلَا یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ یُوْشِکُ اَنْ یَّاْتِیَنِیْ رَسُوْلُ رَبِّیْ فَاُجِیْبَ وَاَنَا تَارِکٌ فِیْکُمْ اَلثَّقَلَیْنِ اَوَّلُھُمَا کِتَابُ اللّٰہِ فِیْہِ الْھُدٰی وَالنُّوْرُ فَخُذُوْا بِکِتَابِ اللّٰہِ وَاسْتَمْسِکُوْا بِہٖ فَحَثَّ عَلٰی کِتَابِ اللّٰہِ وَرَغَّبَ فِیْہِ ثُمَّ قَالَ وَاَھْلُ بَیْتِیْ اُذَکِّرُکُمُ اللّٰہَ فِیْ اَھْلِ بَیْتِیْ اُذَکِّرُکُمُ اللّٰہَ فِیْ اَھْلِ بَیْتِیْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ کِتَابُ اللّٰہِ ھُوَحَبْلُ اللّٰہِ مَنِ اتَّبَعَہٗ کَانَ عَلَی الْھُدٰی وَمَنْ تَرَکَہٗ کَانَ عَلَی الضَّلَالَۃِ۔رواہ مسلم (مشکٰوۃ المصابیح جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 568)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مکہ اور مدینہ کے درمیان غدیر خم تالاب پر ایک دن رسول اللہ ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان فرمائی اور وعظ ونصیحت فرمائی پھر ارشاد فرمایا اے لوگو میں بشر ہوں عنقریب میرے پاس میرے

رب کا قاصد آ جائے گا میں اس کی دعوت کو قبول کر لوں گا (یعنی میرا وصال قریب ہے) میں تم میں دو بڑی چیزیں چھوڑنے والا ہوں ایک کتاب اللہ ہے اس میں ہدایت اور نور ہے اسے پکڑے رکھنا اور اس کے ساتھ تمسک رکھنا آپ نے کتاب اللہ پر ابھارا اور اس میں رغبت دلائی پھر فرمایا اور میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارے میں اللہ سے ڈراتا ہوں میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارے میں اللہ سے ڈراتا ہوں اور ایک روایت میں ہے کتاب اللہ وہ اللہ کی رسی ہے جو اس کی اتباع کرے وہ ہدایت پر ہوگا اور جو اسے چھوڑ دے گمراہی پر ہوگا۔

ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی ایمان افروز تقریر

اس حدیث مبارکہ کے تحت حضرت علی بن سلطان محمد القاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اُنَبِّهُكُمْ حَقَّ اللهِ فِیْ مُحَافَظِتِهِمْ وَمُرَاعَاتِهِمْ وَاِحْتِرَامِهِمْ وَاِكْرَامِهِمْ وَمَحَبَّتِهِمْ وَمَوَدَّتِهِمْ وَقَالَ الطَّيِّبِیُّ اِنِّیْ اُحَذِّرُكُمُ اللهِ فِیْ شَانِ اَهْلِ بَيْتِیْ وَاَقُوْلُ لَكُمْ اِتَّقُوا اللهِ وَلَاتُؤْذُوْاهُمْ وَاَحْفَظُوْاهُمْ۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 295)

مطلب یہ ہے کہ تمہیں تنبیہہ کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے حق سے اہل بیت کرام کی محافظت اور رعایت اور احترام اور اکرام اور ان کی محبت اور مودت کے بارے میں اور امام طیبی نے فرمایا مطلب یہ ہے کہ تمہیں اپنے اہل بیت کے بارے میں اللہ سے ڈراتا ہوں اور تمہیں

48باغِ فَدک پر تحقیقی شر

کہتا ہوں کہ اللہ سے ڈرو اور انہیں ایذاء نہ دو اور ان کے مرتبے کی حفاظت کرو۔ اس حدیث مبارک میں اور محدثین کے ارشادات میں کس قدر اہل بیت کرام کی عزت کی تلقین کی گئی ہے۔

حدیث نمبر 4

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ وَ لَعَنَهُمُ اللهُ وَ كُلُّ نَبِيٍّ يُجَابُ اَلزَّائِدُ فِيْ كِتَابِ اللهِ وَ الْمُكَذِّبُ بِقَدْرِ اللهِ وَ الْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوْتِ لِيُعِزَّ مَنْ اَذَلَّهُ اللهُ وَيُذِلَّ مَنْ اَعَزَّهُ اللهُ وَ الْمُسْتَحِلُّ لِحُرُمِ اللهِ وَ الْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مَا حَرَّمَ اللهُ وَ التَّارِكُ لِسُنَّتِي۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَدْخَلِ وَرَزِيْنٌ فِيْ كِتَابِهٖ

(مشکوٰۃ المصابیح جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 22 قوت المغتذی حاشیہ ترمذی فتاویٰ رضویہ جلد نمبر 23 صفحہ نمبر 253)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چھ آدمی ہیں جن پر میں لعنت کرتا ہوں اور ان پر اللہ تعالیٰ بھی لعنت فرماتا ہے اور ہر نبی مستجاب الدعوۃ ہے نمبر 1۔ کتاب اللہ میں زیادتی کرنے والا نمبر 2۔ اللہ تعالی کی تقدیر کو جھٹلانے والا نمبر 3۔ جبراً مسلط ہونے والا کہ جسے اللہ نے ذلیل کیا اسے غالب کرے اور جسے اللہ نے غالب کیا اسے ذلیل کرے۔ نمبر 4۔ اللہ تعالیٰ کے محرمات کو حلال کرنے والا نمبر 5۔ میری عترت کی عزت کو حلال کرنے والا جو اللہ نے حرام کی ہے نمبر 6۔ میری سنت کو ترک کرنے والا۔

48باغِ فَدک پر تحقیقی شر

حدیث لعنت کا مفہوم

اس حدیث مبارک کے تحت حضرت علی بن سلطان محمد القاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اَیْ مِنْ اِیْذَائِہِمْ وَتَرْکِ تَعْظِیْمِہِمْ وَالْعِتْرَۃُ الْاَقَارِبُ الْقَرِیْبَۃُ وَھُمْ اَوْلَادُ فَاطِمَۃَ وَذَرَارِیْھِمْ (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 288) عترت رسول کی حرمت کو حلال کرنے کا مطلب یہ ہے کہ انہیں تکلیف دینا اور ان کی تعظیم ترک کرنا ہے اور اقارب قریبہ اولاد فاطمہ اور ان کی اولاد ہے آگے فرماتے ہیں وَاللَّعْنَۃُ عَلَیْہِ مِنْ بَابِ التَّغْلِیْظِ یعنی ایسے شخص پر لعنت کا مطلب انتہائی غصہ ہے۔ یہی تقریر اشعۃ اللمعات میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ نے بھی فرمائی ہے۔

حدیث نمبر 5

اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بیہقی امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے اور ابوالشیخ و دیلمی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

مَنْ لَمْ یَعْرِفْ حَقَّ عِتْرَتِیْ وَالْاَنْصَارِ وَالْعَرَبِ فَھُوَ لِاِحْدٰی ثَـلَاثٍ اِمَّامُنَافِقاً وَاِمَّا لِزَنْیَۃٍ وَاِمَّالِغَیْرِ طَھُوْرٍ ھَذَا لَفْظُ الْبَیْھِقِیِّ مِنْ حَدِیْثِ زَیْدِبْنِ جُبَیْرٍ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ الْحُصَیْنِ عَنْ اِبْنِ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ وَلَفْظُ غَیْرِہٖ اِمَّا مُنَافِقٌ وَاِمَّا وَلَدُزَنْیَۃٍ وَاِمَّا اِمْرأٌ حَمَلَتْ بِہٖ اُمُّہٗ فِیْ غَیْرِ طُھْرٍ (فتاوی رضویہ جلد نمبر 22 صفحہ نمبر 420)

جو میری اولاد اور انصار اور عرب کا حق نہ پہچانے وہ تین علتوں سے خالی نہیں یا تو منافق ہے یا حرامی یا حیضی بچہ یہ بیہقی کے الفاظ زید بن جبیر نے داؤد بن حصین سے انہوں نے ابن ابی رافع انہوں نے اپنے والد کے حوالہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کے دوسرے الفاظ یوں ہیں یا منافق یا ولد زنا یا اس کی ماں نے ناپاکی کی حالت میں اس کا حمل لیا۔

حدیث نمبر 6

وَرَدَ مَنْ سَبَّ اَهْلَ بَيْتِیْ فَاِنَّمَا يَرْتَدُّ عَنِ اللهِ وَالْاِسْلَامِ وَمَنْ اٰذَانِیْ فِیْ عِتْرَتِیْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَمَنْ اٰذَانِیْ فِیْ عِتْرَتِیْ فَقَدْ آذَا اللهِ اِنَّ اللهَ حَرَّمَ الْجَنَّةَ عَلٰی مَنْ ظَلَمَ اَهْلَ بَيْتِیْ اَوْ قَاتَلَهُمْ اَوْ اَعَانَ عَلَيْهِمْ اَوْ سَبَّهُمْ

(الصواعق المحرقہ صفحہ نمبر 240)

حدیث میں ہے کہ جو بے ادبی کرے میرے اہل بیت کی وہ اللہ اور اسلام سے مُرتد ہو گا جو میری عترت کے بارے میں مجھے ایذاء دے اس پر اللہ کی لعنت اور جو میری عترت کے بارے میں مجھے ایذاء دے گا وہ اللہ کو ایذاء دے گا اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت کو حرام کر دیا ہے جو میرے اہل بیت پر ظلم کرے یا ان سے لڑائی کرے یا ان کے خلاف مدد کرے یا ان کی بے ادبی کرے۔

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا فرمان

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا **مَنْ عَادَانَا فَلِرَسُوْلِ اللهِ** ﷺ **عَادٰی**

(الصواعق المحرقہ صفحہ نمبر 239) جو شخص ہم (اہل بیت) سے عداوت کرے گا وہ رسول اللہ ﷺ سے عداوت کرے گا غور فرمایئے مذکورہ بالا احادیث اور محدثین کرام کے ارشادات میں اہل بیت کرام کی بے ادبی پر کس قدر شدت کی گئی ہے بے ادب کے لیے سخت ترین وعیدیں مذکور ہوئیں۔

حدیث نمبر 7

عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّیْ فَمَنْ اَغْضَبَهَا اَغْضَبَنِیْ وَفِیْ رِوَایَةٍ یُرِیْبُنِیْ مَا اَرَابَهَا وَیُؤْذِیْنِیْ مَآ اٰذَاهَا متفق علیه۔

(مشکوٰۃ المصابیح جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 568)

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فاطمہ میرے جسم کا ٹکرا ہے جس نے اسے غضبناک کیا اس نے مجھے غضبناک کیا ایک روایت میں یوں ہے جس نے ان سے بُرا سلوک کیا اس نے مجھ سے بُرا سلوک کیا اور جس نے انہیں تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی۔

ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی فیصلہ کن وضاحت

اس حدیث مبارک کے تحت حضرت علی بن سلطان القاری فرماتے ہیں:

وَفِیْ شَرْحِ مُسْلِمٍ قَالُوْا فِی الْحَدِیْثِ تَحْرِیْمُ اِیْذَاءِ النَّبِیِّ ﷺ بِکُلِّ حَالٍ وَعَلٰی کُلِّ وَجْهٍ وَاِنْ تَوَلَّدَ الْاِیْذَاءُ مِمَّا کَانَ

48باغِ فَدک پر تحقیقی شر

اَصْلُہٗ مُبَاحًا وَھُوَ مِنْ خَوَاصِّہٖ صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 293)

شرح مسلم میں ہے کہ اس حدیث پاک میں ہر حال اور ہر طریقے سے حضور سید عالم ﷺ کی ایذاء کی حرمت بیان کی گئی ہے یہاں تک کے جو کام مباح ہو اگر اس سے آپ کو ایذاء پہنچے تو حرام ہے اور یہ آپ کا خاصہ ہے۔

شیخ عبدالحق دہلوی اور امام سبکی رحمۃ اللہ علیہما کا فتویٰ

اسی حدیث کے تحت سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

سبکی استدلال کرده است بااینکه هر که دشنام کندفاطمه را کافر شود

(اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ المصابیح جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 695)

امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے جو حضرت فاطمہ کو گالی دے (بے ادبی کرے) وہ کافر ہے۔

شارح بخاری امام قسطلانی اور امام سہیلی رحمۃ اللہ علیہما کا فتویٰ

شرح بخاری امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ اسی حدیث کے تحت فرماتے ہیں:

اِسْتَدَلَّ بِہٖ السُّھَیْلِیُّ عَلٰی اَنَّ مَنْ سَبَّھَا فَاِنَّہٗ یُکَفَّرُ وَ اَنَّھَا اَفْضَلُ بَنَاتِہٖ (ارشاد الساری شرح بخاری جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 245)

امام سہیلی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث مبارک سے استدلال کیا ہے کہ جو شخص سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بے ادبی کرے تو اس کی تکفیر کی

جائے گی اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور سیدعالم ﷺ کی صاحبزادیوں میں سب سے افضل ہیں۔

شیخ عبداللہ بن عبدالقادر التلیدی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

اِتَّفَقَ الْعُلَمَاءُ مِنَ السَّلَفِ وَالْخَلْفِ مِنْ اَهْلِ السُّنَّةِ عَلٰی اَنَّ سَبَّ آلِ الْبَيْتِ الْاَطْهَارِ وَاَزْوَاجِ النَّبِیِّ ﷺ وَاَصْحَابِهٖ الْكِرَامِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمْ وَتَنَقُّصَهُمْ حَرَامٌ مَلْعُوْنٌ فَاعِلُهٗ (اتحاف اہل الوفاء بتھذیب کتاب الشفاء صفحہ نمبر 554)

اہلسنت کے سلف وخلف علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جو شخص اہل بیت اطہار اور ازواج مطہرات اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بے ادبی کرے اور ان کی تنقیص شان کرے وہ فعل حرام کا مرتکب ہوا اور ایسا کرنے والا لعنتی ہے۔

علامہ احمد شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان

علامہ احمد شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

(وَتَنَقُّصُهُمْ حَرَامٌ) شَرْعاً لِكَرَامَتِهِمْ عِنْدَرَبِّهِمْ وَثَنَاءُ اللهِ عَلَيْهِمْ فِیْ كِتَابِهِ الْعَزِيْزِ فِیْ آيَاتٍ عَدِيْدَةٍ (مَلْعُوْنٌ) مَطْرُوْدٌمُبْعَدٌمِنْ رَحْمَةِاللهِ (فَاعِلُهٗ) مَنْ يَصْدُرُ مِنْهُ قَصْداً

(نسیم الریاض فی شرح الشفاء للقاضی عیاض جلد نمبر 4 صفحہ 562)

یعنی اہل بیت کرام ازواج مطہرات اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان میں تنقیص اس لیے حرام ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کا بڑا مرتبہ

48باغِ فَدک پر تحقیقی شر

ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی پیاری کتاب میں کئی آیات کے اندران کی تعریف فرمائی ان کی بے ادبی کرنے والا ملعون دھتکارا ہوا اللہ کی رحمت سے دور کیا ہوا ہے جس نے قصداً ایسا کیا اس کا یہی حکم ہے۔

حضرت علی بن سلطان القاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اَیْ مَذْمُوْمٌ وَ مُلَامٌ قَائِلُهٗ (حاشیہ نسیم الریاض جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 562) یعنی اہل بیت ازواج مطہرات اور صحابہ کرام کا بے ادب قابل مذمت وملامت ہے۔

شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان وفتویٰ

سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں طریقہ اہلسنت و جماعت آں است کہ زبان از گفتگوئی ایشاں جز بخیر بستہ دارند اگر چیزے برخلاف آں منقول باشدازاں اغماض کنند کہ سلامت دریں است (اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ المصابیح جلد نمبر 4 صفحہ 641) اہلسنت وجماعت کا طریقہ یہ ہے کہ ان ہستیوں کے بارے میں زبان خیر کے علاوہ بند رکھی جائے اگر کوئی بات اس کے خلاف منقول بھی ہو اسے اغماض میں رکھا جائے کہ اس میں سلامتی ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے اہم ارشادات وفتاویٰ

اعلی حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حضرات اولیاء جن کی ولایت ثابت ومتحقق ہے ان سے جوقول یا فعل یا حال ایسا منقول ہو کہ بظاہر خلاف شرع مطہر ہو اگر وہ سند صحیح وواجب الاعتماد سے ثابت نہیں تو ناقل پر مردود ہے اور دامن اولیاء اس سے پاک آگے ارشاد فرماتے ہیں یہ چال بعض علماء کے ساتھ بھی چلی گئی ہے ایک کتاب عقائد امام احمد رضی اللہ عنہ کے نام سے چھپی جس سے وہ ایسے ہی

بری ہیں جیسا اس کا مفتری حیاء و دیانت سے بری۔(فتاوی رضویہ جلد نمبر 22 صفحہ 516)

اس بحث میں اگلے صفحہ پر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فیصلہ کن انداز میں فرماتے ہیں یہ بھی ناممکن ہو (پہلے بتائے گئے طریقے) تو جن کی ولایت و امامت ثابت و محقق ہے ان کے ایسے فعل کو افعال خضر علیہ الصلوۃ والسلام کے قبیل سے ٹھہرائیں گے اور ایسے کلام کو متشابھات سے کہ نہ ان پر طعن کریں نہ اس سے بحث گمراہ ہے وہ کہ متشابھات کا اتباع کرے قال اللہ تعالیٰ وَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَہَ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا وہ لوگ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے متشابہ کلام کی پیروی کرتے ہیں۔متشابہات جس طرح اللہ و رسول کے کلام میں ہیں یونہی ان اکابر کے کلام میں ہوتے ہیں۔(فتاویٰ رضویہ جلد نمبر 22 صفحہ نمبر 18-517)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک اور اہم ارشاد

مسائل اختلافیہ آئمہ میں حق دائر ہوتا ہے کس کو یقینا خطا پر نہیں کہہ سکتے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 119)

حضور سید عالم ﷺ کی ناراضگی

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے بارے میں گستاخانہ کلام کرنے پر ارشاد فرماتے ہیں۔ان کلمات ملعونہ سے حضرت بتول زہرا و علی مرتضے اور خود حضور سید الانبیاء علیہ وعلیہم افضل الصلوۃ والسلام کا دل دکھا چکا ہے اللہ واحد قہار کو ایذاء دے چکا ہے۔(فتاویٰ رضویہ جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 593) صاف واضح ہوا کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کی شان میں نازیبا کلمات سے سیدہ فاطمہ علی مرتضیٰ اور رسول خدا

ناراض ہوتے ہیں تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شان میں نازیبا کلمات سے حضور سید عالم ﷺ کس قدر ناراض ہوں گے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک اہم فتویٰ

صحیح العقیدہ اور صحیح النسب سادات کرام کو برسر عام بدعقیدگی جیسے یہودی نصرانی کتا وغیرہ اور صفات مذمومہ سے اہانت کرنے والا اس کے بارے میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ایسے شخص کو از سر نو تجدید اسلام چاہیے اور اگر عورت رکھتا ہو تو اس سے بعد توبہ و تجدید اسلام پھر نکاح کرے کہ علماء کرام نے ایسے شخص پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے مجمع الانہر میں ہے۔

وَالْاِ سْتِخْفَافُ بِالْاَ شْرَافِ وَالْعُلَمَاءِ کُفْرٌ وَ مَنْ قَالَ لِلْعَالِمِ
عُوَیْلِمٌ اَوْ لِعَلَوِیٍّ عُلَیْوِیٌّ قَاصِداً بِہِ الْاِ سْتِخْفَافَ کُفْرٌ۔

سادات اور علماء کی بے عزتی کرنا کفر ہے جو شخص تحقیر کے ارادے سے عالم کو عویلم اور علوی کو علیوی کہے وہ کافر ہوجاتا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 241)

اہل بیت کرام کے معاملات میں اہلسنت کا طریقہ

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اسی مسئلہ پر ایک ایمان افروز روایت نقل فرماتے ہیں۔ جو کچھ حصے کے ساتھ تلخیصاً پیش خدمت ہے۔امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دربار خلافت میں حضرت عثمان بن عفان، حضرت عبدالرحمن بن عوف، حضرت زبیر بن عوام اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم جیسی جلیل القدر شخصیات موجود تھیں اسی دوران

48باغِ فَدک پر تحقیقی شر

حضرت عباس وعلی رضی اللہ عنہما بھی تشریف لے آئے۔

قَالَ عَبَاسُ يَااَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ اِقْضِ بَيْنِىْ وَبَيْنَ هٰذَا وَهُمَا يَخْتَصِمَانِ فِى الَّتِىْ اَفَائَ اللهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ بَنِى النَّضِيْرِ فَاسْتَبَ عَلِىٌّ وَعَبَاسُ فَقَالَ الرَّهْطُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِقْضِ بَيْنَهُمَا وَاَرِحْ اَحَدَهُمَا مِنَ الْاٰخَرِ فَقَالَ عُمَرُ اِتَّئِدُوْا الٰى آخره (صحیح بخاری جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 76-575)

حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے امیر المؤمنین میرے اور اس (یعنی علی) کے درمیان فیصلہ فرمایئے وہ دونوں بنی نضیر سے حاصل ہونے والے مال فئی کے بارے میں (یعنی خرچہ وغیرہ) جھگڑ رہے تھے۔

حضرت علی وعباس نے باہم سب کیا (یعنی سخت کلامی ہوئی) دربار خلافت میں موجود کچھ لوگوں نے عرض کیا (یعنی جلیل القدر صحابہ نے)۔

اے امیر المؤمنین ان دونوں میں فیصلہ فرمایئے اور ایک کو دوسرے سے راحت پہنچایئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ٹھہرو جلدی نہ کرو پھر آپ نے خوش اسلوبی سے معاملہ مکمل فرمایا کیونکہ معاملات اور مشاورت کی دنیا ہے قابل توجہ بات یہ ہے کہ باہمی اختلاف وسب کے باوجود حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کسی کو غلط یا خطا پر نہ کہا حالانکہ دونوں میں سے ایک کو غلطی یا خطا پر کہا جا سکتا تھا تو ثابت ہوا کہ خاص طور پر خواص کے معاملات میں غلطی اور خطا کا اس طرح اطلاق درست نہیں ہے بلکہ سوئے ادب ہے یہی اہلسنت وجماعت کا طریقہ ہے۔

باغ فدک پر خطا اجتہادی کا وسوسہ

بعض لوگ باغ فدک کے قضیہ میں یہ کہتے ہیں کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے خطا اجتہادی ہوئی یہ بات اصلاً غلط ہے کیونکہ خطا اجتہادی وہاں ہوتی ہے جہاں کسی امر شرعی کا خلاف ہو جیسے جنگ صفین وجمل میں کہ وہاں مطالبہ دم عثمان کا تو ٹھیک تھا لیکن جنگ کی نوبت خطا اجتہادی تھی جہاں خطا اجتہادی ہو وہ حکم بیان کرنے کی حد تک ہے اسے بھی اچھالنا منع ہے اور بے ادبی ہے جیسا کہ اعلیٰ حضرت اور دیگر محققین نے تصریح فرمائی ہے یا پھر خطا اجتہادی کسی حکم شرعی کی تحقیق میں ہوتی ہے جیسا کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے ایک مسئلہ وراثت میں ہوئی کہ جس میں آپ نے سائلین سے فرمایا جب تک یہ حَبر امت (عبداللہ بن مسعود) موجود ہیں مجھ سے مسئلہ نہ پوچھا کرو اب ایسی صورت میں بھی یقین کے ساتھ کسی کو خطا پر نہیں کہا جا سکتا جیسا کہ گذشتہ تحریر میں فتاوی رضویہ شریف سے تصریح ہوئی ہے رہی یہ بات کہ بعض علماء نے قضیہ باغ فدک میں خطا اجتہادی کا قول کیا ہے تو اس میں بھی فتاویٰ رضویہ شریف سے ایسی صورت کی وضاحت ہو چکی کہ نہ ایسی بات کو لیں گے نہ ان علماء پر بحث وتنقید کریں۔

لہٰذا باغ فدک کے قضیہ میں خطا اجتہادی کا قول کسی طرح معتبر نہیں ہے بس ایک تحقیق ومشاورت تھی جو بطریق احسن مکمل ہوئی اور انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی مالی وراثت نہ ہونے کا مسئلہ کھل کرامت کے سامنے آ گیا۔ **فللّٰہ الحمد و الشکر**

خلاصۂ کلام اور شرعی حکم

گزشتہ دلائل قرآن مجید، تفاسیر، احادیث، اقوال آئمہ ومحدثین اور فتاویٰ رضویہ شریف سے جہاں قضیہ باغ فدک میں اہلسنت کا موقف واسلوب اور روافض وخوارج کا

نظریہ واضح ہوا وہاں زید کے کلام (جو ابتدائی سطور میں مذکور ہوا) کا حکم شرعی بھی واضح ہوا کہ اس قضیہ میں سیدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو خطا اور غلطی پر کہنا سخت بے ادبی ہے یہاں تک کہ بعض محدثین جیسے امام سہیلی، ابن حجر مکی، امام سبکی، شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہم نے اسے کفر سے تعبیر کیا ہے لہٰذا زید مذکور سے جو کلام ہوا اس بنیاد پر وہ ضال مضل اور اہلسنت سے خارج ہے اسے فوراً اپنے کلام سے رجوع کر کے سچی توبہ کرنی چاہیے اگر اس پر مصر رہے تو کفر تک جانے کا اندیشہ ہے اسی طرح جو شخص قضیہ باغ فدک میں خلفاء راشدین پر طعن کرے اور انہیں خطا اور غلطی پر کہے اس کا بھی یہی حکم ہے۔ اللہ تعالیٰ ایمان کی سلامتی عطا فرمائے۔ آمین۔ وما علینا الا البلاغ المبین

اللھم ارنا الحق حقاً وارزقنا اتباعۃ وارنا الباطل باطلاً وارزقنا اجتنابہ

طالب دعا و دعا گو

خادم عزتِ ال واصحاب رسول فقیر پُر تقصیر محتاج قدیر ابو مسعود مفتی جمیل احمد صدیقی غفرلہ القوی خادم تدریس وافتاء جامعہ نبویہ مطلوبیہ فیض العلوم نین شریف، سابق مفتی وشیخ الحدیث جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف، منڈی بہاؤالدین 2020-8-15

0343-1688737